خلاصہ جات: اُردو لازمی   سالِ دوم
ترتیب و تالیف: کاشف بشیر کاشفؔ (ایم۔فل اُردو)
0333-6912300

سبق نمبر5: اکبری کی حماقتیں

(خلاصہ)

"اکبری کی حماقتیں" مولوی نذیر احمد کے مشہورِ زمانہ ناول "مراۃ العروس" سے لیا گیا ہے۔ یہ اردو ادب کا پہلا ناول بھی ہے۔ڈپٹی نذیر احمد کے ناولوں کا بنیادی پس منظر اخلاقی تربیت اور اصلاحات ہیں۔اس ناول میں دہلی کے شریف خاندانوں کی معاشرت کا ہو بہو نقشہ کھینچا گیا ہے،ناول میں خانہ داری کی اصلاح مقصود ہے

اشارات

1۔الگ گھر کے اسباب
2۔کٹنی کی بطور حجن آمد
3۔اکبری کی حجن سے ملاقات اور خریداری
4۔ بلقیس جہانی بیگم کا واقعہ
5۔لوگوں کے اثرات / عاقل کا رویہ
6۔زیور کی حالت / حجن کا ردِ عمل
7۔ حجن کا فرار اور دیگر وارداتیں
8۔ محمد عاقل اور اکبری کی لڑائی
9۔اکبری کے جہیز کا حال

مصنف کا نام: مولوی نذیر احمد

اکبری (مزاج دار بہو) ایک بے وقوف اور پھوہڑ لڑکی تھی۔اکبری کی شادی محمد عاقل سے ہوئی۔ساس سسر سے لڑ جھگڑ کر کے وہ الگ گھر میں رہنے لگی۔ان دنوں شہر میں ایک کٹنی کا چرچا تھا۔محمد عاقل نے اکبری کو ہدایت کی تھی کہ کسی اجنبی عورت کو گھر میں نہ گھسنے دے کیونکہ ایک کٹنی شہر میں آئی ہوئی ہے مگر اکبری شدید بے وقوف تھی۔ایک دن وہی کٹنی حجن کا بھیس بنا کر اس گلی میں آن پہنچی۔گلی میں آکر اُس نے تسبیح، خاکِ شفا، زمزمیاں، مدینہ منورہ کی کھجوریں، کوہ طور کا سرمہ، خانہ کعبہ کے غلاف کا ٹکڑا، عقیق البحر، مونگے کے دانے، نادِ علی، پنج سورہ جیسے تبرکات کی نمائش کی تو بہت سی لڑکیاں جمع ہو گئیں۔اکبری نے اپنی خادمہ زلفن کو بھیج کر حجن کو گھر بلایا اور اُس کی خاطر داری کی۔اکبری کی گفتگو سے حجن کو اندازہ ہو گیا کہ یہ بے وقوف عورت جلد ہتھے چڑھ جائے گی۔تبرکات میں سے اکبری نے سرمہ اور نادِ علی دو چیزیں پسند کیں۔ حجن نے ایک پیسے کا بہت سا سرمہ تولا اور دو آنے میں نادِ علی اسے دی۔اس کے علاوہ فیروزے کی ایک انگوٹھی بھی مفت دی۔اکبری کا جی خوش ہو گیا۔اپنی چکنی چپڑی باتوں سے حجن نے معلوم کر لیا کہ اکبری اولاد کی خواہاں ہے اور اُس کا میاں اس سے ناخوش رہتا ہے۔دورانِ گفتگو حجن نے عرب کی کیفیت اور سمندر کا حال سنا کر اکبری کے دل میں اپنے لیے ایک خاص عقیدت پیدا کر لی۔ حجن رخصت ہونے لگی تو اکبری نے اُس سے دوبارہ آنے کی التجا کی۔اگلے روز حجن ایک ریشمی ازار بند لے کر پھر آن پہنچی۔اکبری کے پوچھنے پر اُس نے بتایا کہ محلے کی ایک بیگم خستہ حالی کا شکار ہو کر اپنا اسباب بیچ کر گزر بسر کرتی ہیں۔ یہ ازار بند بھی اُن کا ہے اور اس کی قیمت چار آنے ہے۔اکبری نے فوراً چار آنے میں ازار بند خرید لیا۔ مزاج دار نے حجن سے درخواست کی کہ بیگم کا جو سامان بھی برائے فروخت ہو پہلے اُسے دکھائے۔ حجن نے اپنائیت سے ہامی بھر لی اور پھر بٹوے سے دو لونگیں نکال کر اکبری کو دیتے ہوئے ہدایت کی کہ ایک لونگ نہا دھو کر اپنی چوٹی میں باندھ لے جبکہ دوسری میاں کے تکیے میں سی دے۔اُس نے اکبری

کو مرعوب کرنے کے لیے بھوپال کی بلقیس جہانی بیگم کے ہمراہ اپنے سفرِ حج کا واقعہ سنایا کہ بیگم بلقیس جہانی بیگم خوب صورت اور مال دار عورت تھی لیکن اولاد نہ ہونے کی وجہ سے اُس کے میاں اُس سے نالاں رہتے تھے۔ وہ مجھے اپنی سہیلی کہتی تھیں۔ بیگم صاحبہ پیروں، فقیروں کی عقیدت مند تھیں۔ ایک فقیر کے وارد ہونے کا علم ہوا تو تین کوس پیادہ پا اُس کے پاس گئیں۔ فقیر نے کہا جا مائی! رات کو حکم ملے گا۔ بیگم کو خواب میں حج کی بشارت ملی۔ پانچ سو مساکین کو اپنے خرچ پر ساتھ لے کر حج کے لیے روانہ ہوئیں۔ سمندر میں دس دن کے سفر کے بعد گیارھویں دن جہاز کوہ حبشہ کے پاس پہنچا تو ناخدا نے بتایا کہ اس پہاڑ پر ایک فقیر رہتا ہے۔ بیگم نے جہاز کو وہیں لنگر انداز کروایا اور مجھ سمیت پانچ عورتوں کو لے کر فقیر کی خدمت میں پہنچیں۔ فقیر نے بیگم صاحبہ کو بارہ لونگیں دیں اور مجھے حکم دیا کہ آگرے اور دلّی میں لوگوں کے کام بنا۔ اُن میں سے دو لونگیں یہ ہیں۔ حج سے واپس پہنچے تو خدا کی قدرت دیکھو کہ وہی نواب صاحب جو بیگم کو پوچھتے نہیں تھے ایک مہینا پہلے ہی بیگم صاحبہ کے استقبال کو بمبئی پہنچے ہوئے تھے۔ بیگم کے جہاز سے اترتے ہین نواب صاحب نے بیگم سے معافی مانگی۔ میں چھ سال بھوپال میں بیگم کے ہاں ٹھہری۔ اس دوران بیگم کے ہاں چار بیٹے ہوئے۔ بیگم صاحبہ مجھے ہمیشہ ساتھ رکھنا چاہتی تھیں مگر میں بمشکل بیگم سے اجازت لے کر یہاں آئی ہوں۔

حجن کے جاتے ہی اکبری نے نہا دھو کر لونگ اپنی چوٹی میں باندھی اور دوسری بستر کی چادر بدل کر تکیے کے غلاف میں سی دی۔ محمد عاقل گھر آیا تو صفائی ستھرائی دیکھ کر اسے خوشگوار حیرت ہوئی اور وہ بیوی سے التفات سے باتیں کرنے لگا۔ مزاج دار سمجھی کہ یہ لونگوں کا کمال ہے۔ جھٹ ازار بند نکال کر محمد عاقل کو دکھایا۔ محمد عاقل نے قیمت سن کر خوشی ظاہر کی تو اکبری نے سرما، نادعلی اور فیروزے کی انگوٹھی بھی اسے دکھائی۔ لالچ انسان کو اندھا کر دیتا ہے۔ محمد عاقل بھی لالچ میں آگیا اور اکبری سے کہا کہ بیگم کا سامان ضرور دیکھنا چاہیے تاہم اُس نے سرسری طور پر حجن پر شبہ ظاہر کیا۔ اگلے دن اکبری نے حجن سے ماں بیٹی کا رشتہ استوار کر لیا۔ اور اُس سے مزید سامان لانے کا کہا۔ حجن سمجھ گئی کہ اکبری دام میں پھنس چکی ہے۔ چند دن بعد حجن جھوٹے موتیوں کی ایک جوڑی لائی اور بتایا کہ پنا مل جوہری دو سو روپے دیتا تھا۔ میں بیگم سے پچاس روپے میں لائی ہوں، تم لے لو۔ مزاج دار نے کہا کہ میرے پاس پیسے نہیں ہیں تو حجن نے پہنچیاں بیچ کر موتی خریدنے کا مشورہ دیا۔ مزاج دار فوراً تیار ہوگئی اور زیور کا ڈبہ لا کر حجن کے سامنے رکھ دیا۔ زیور دیکھ کر حجن بولی، بیٹی تمھارا زیور تو میلا چیکٹ ہو رہا ہے۔ میل سونے کو کھا جاتا ہے۔ میرے ساتھ زلفن کو بھیجو۔ میں تمھارا زیور اُجلوا دیتی ہوں۔ مزاج دار مان گئی۔ حجن زیور لے کر زلفن کے ساتھ گھر سے نکل گئی۔ گلی میں پہنچ کر حجن نے ناک کی کیل لینے کے بہانے زلفن کو گھر بھیج دیا اور زیور لے کر رفوچکر ہوگئی۔ زلفن کو اکیلے دیکھ کر اکبری کا ماتھا ٹھنکا اور وہ سر پیٹنے لگی۔ اکبری کے شور پر لوگ ادھر اُدھر بہت بھاگے مگر حجن کا کہیں پتا نہ چلا۔ محمد عاقل آیا تو دونوں میں خوب لڑائی ہوئی۔ بات پر بات چلی تو پتا چلا کہ یہی حجن اور بھی کئی گھروں کو لوٹ چکی ہے۔ اکبری جب تک ساس کے ساتھ رہی، وہ اکبری کے جہیز کے کپڑوں کو دسویں دن نکال کر دھوپ دیا کرتی تھی۔ الگ ہونے کے بعد تمام برسات اکبری نے کپڑوں کا صندوق ایک بار بھی نہ کھولا۔ یوں بہت سے کپڑوں کو دیمک چاٹ گئی اور کئی کپڑے چوہوں نے کاٹ ڈالے۔ اس طرح کوئی کپڑا سلامت نہ بچا۔ یوں نانی کے لاڈ پیار سے بگڑنے والی اکبری نے گھر کا سارا سامان خاک سیاہ کر ڈالا۔